روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 15 فروری 2011ء 11 ربیع الاول 1432 ہجری 15 تبلیغ 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 38

انڈونیشیا میں مخلصین احمدیت کی راہ مولیٰ میں قربانی، صبر دکھانے، ایمان میں بڑھنے اور خدا کے حضور جھکنے کی تلقین

راہ مولیٰ میں جاں نثار ہونے والے آسمان احمدیت کے روشن ستارے ہیں

جانی قربانیوں پر صبر کے مظاہرہ سے خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ کی زندگی پانے کی بشارت دے رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 فروری 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 فروری 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت 154 تا 158 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں درندگی اور سفا کی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مخالفین احمدیت نے جو تین احمدیوں کو راہ مولیٰ میں قربان کیا ہے اس سے ہر احمدی غمزدہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہے اور یہی کہتے ہیں کہ یقیناً ہم اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ جان ومال کی قربانیاں انڈونیشیا کا احمدی یا کسی بھی ملک کا احمدی دے رہا ہو، جو مومنانہ شان کا مظاہرہ کرنے کی روح حضرت مسیح موعود نے ایک احمدی کے دل میں پھونک دی ہے وہ ہر جگہ کے رہنے والے احمدی میں ایک قدر مشترک ہے۔

حضور انور نے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انڈونیشیا کے احمدیوں کو وقتاً فوقتاً پہلے بھی دھمکیاں مل رہی تھیں لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ان لوگوں نے ان دھمکیوں کی ذرا سی بھی پرواہ نہیں کی۔ یہ چھوٹی سی جماعت ہے جہاں یہ واقعہ ہوا ہے۔ ظالموں نے نہایت ظالمانہ، سفا کانہ اور بہیمانہ طریق پر پولیس کے سامنے تین احمدیوں کو راہ مولیٰ میں قربان جبکہ پانچ کو زخمی کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت کی ایمانی حالت اسی طرح مضبوط ہے بلکہ زیادہ مضبوط ہے۔ فرمایا کہ ایسے ظالمانہ طور پر لاشوں کی بے حرمتی کی گئی کہ لاشیں پہچانی نہ جاتی تھیں۔ ملکی پریس نے بھی اس کی خبریں دی اور ویڈیو دکھانے سے اس لئے انکار کر دیا کہ یہ انسانیت سوز مناظر ہم نہیں دکھا سکتے اور بڑی سختی سے اس عمل اور حرکت کو رد کیا نیز حکومت کو اس طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے میڈیا کے اس عمل کو سراہا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت انڈونیشیا میں کوئی نئی نہیں ہے بلکہ انڈونیشیا میں جماعت کے قیام سے ہی یہ مخالفت رہی ہے۔ حضور انور نے انڈونیشیا میں احمدیت کے نفوذ، جماعت کے قیام اور مشکلات کی مختصر تاریخ بیان کی اور پھر مخالفت اور ظلموں کا بھی ذکر کیا نیز انڈونیشیا کے بنانے میں جماعت احمدیہ کا کردار اور خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ انڈونیشیا کی ملکی آزادی میں احمدیوں کا خون بھی شامل ہے۔ ملک کی خاطر جانی قربانیاں بھی دیں مگر شدت پسند گروہوں نے اپنے ظلموں کی داستانیں بھی ساتھ ساتھ جاری رکھیں۔ حضور انور نے بعض پرانے شہدائے احمدیت انڈونیشیا کے ایمانوں کی مضبوطی اور احمدیت پر ثبات قدم اور استقامت دکھانے والوں کا ذکر فرمایا۔

حضور انور نے حالیہ دردناک سانحہ انڈونیشیا کے جاں نثاروں کا نام بنام واقعہ شہادت اور ان کی سیرت کے بعض نمایاں پہلو بیان کئے اور فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جنت کی خوشخبری دی ہے جو ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں اور جو آسمان احمدیت کے روشن ستارے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور جماعت انڈونیشیا کے ہر فرد کے ایمان میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا فرمائے۔ فرمایا کہ ہمیں راہ مولیٰ میں ہر قربانی کے بعد یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ان ظلموں کی وجہ سے اپنے ایمانوں میں پہلے سے زیادہ بڑھنے کی کوشش کریں گے، کسی قسم کی ایسی حرکت نہیں کریں گے جس سے ہماری روایات، ہمارے صبر اور اپنے ملک سے وفا پر حرف آتا ہو۔ ہم دنیاوی تدبیر کے لئے قانونی چارہ جوئی تو کرتے ہیں لیکن قانون اپنے ہاتھ نہیں لیتے ہاں اپنے رب کے حضور جھکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی رحمتوں پر ہمارا انحصار ہے۔ ہمیشہ یہ دعا پڑھتے رہیں کہ ربنا افرغ علینا صبراً......... حضور انور نے فرمایا کہ پس دعاؤں اور صبر کے ساتھ اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ آگے بڑھتا چلا جائے۔ فرمایا کہ اس واقعہ میں جو زخمی ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائے۔ انڈونیشین احمدیوں کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ تمام احمدیوں کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر شر سے آئندہ ہر احمدی کو بچائے۔

حضور انور نے پنجاب رجمنٹ مردان پاکستان میں ٹریننگ کے دوران ایک خودکش حملے کے نتیجے میں جاں بحق ہونے والے کئی فوجیوں میں شامل ایک احمدی نوجوان مکرم منیر احمد صاحب کی وطن کی خاطر راہ مولیٰ میں قربانی پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد سب کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

جھنڈے کا محافظ

حضرت معصب بن عمیرؓ جنگ احد میں علمبردار تھے ایک مشرک نے ان پر تلوار کا وار کیا جس سے ان کا دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ انہوں نے بائیں ہاتھ سے جھنڈے کو تھام لیا اس نے دوسرا وار کیا تو بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا۔ آپ نے دونوں بازوؤں کا حلقہ بنا کر علم کو سینے سے چمٹا لیا۔ دشمن نے تلوار پھینک دی اور اتنی زور سے نیزہ مارا کہ سینہ چھلنی ہو گیا اور سچا فدائی خدا کے حضور حاضر ہو گیا مگر وہ جھنڈا دوا ور مسلمانوں نے تھام لیا۔

(طبقات ابن سعد جلد3 صفحہ 120 ذکر حمل مصعب لواء رسول اللّٰہ)

اعلان بابت تاریخ احمدیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی روز افزوں ترقیات کے پیش نظر ''تاریخ احمدیت'' کیلئے ایک سکیم منظور فرمائی ہے جس کی روشنی میں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے امراء کرام، صدر صاحبان، مربیان کرام اور احباب جماعت سے درج ذیل امور میں تعاون کی درخواست ہے۔

1۔ حضرت مسیح موعود، خلفائے کرام یا رفقائے کرام کے غیر مطبوعہ واقعات، تاریخی خطوط یا تصاویر ہوں یا اسی طرح غیر مطبوعہ تاریخی تحریرات اور بزرگان کے خودنوشت حالات زندگی ہوں تو وہ شعبہ ہذا کو بھجوائے جائیں۔

2۔ تمام اہم مواقع مثلاً جلسہ سالانہ، اجتماعات، بیوت الذکر کے سنگ بنیاد اور افتتاح، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال اور نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ وغیرہ کی رپورٹس کی ایک کاپی شعبہ ہذا کو بھجوائی جایا کرے۔

3۔ تمام اہم مواقع کی تصاویر بھی بھجوائی جائیں اگر کوئی پرانی تاریخی تصویر ہو تو وہ بھی بھجوائیں یہ تصویر سکین (Scan) کر کے بحفاظت واپس ارسال کر دی جائے گی۔

4۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتیں اپنے رسائل وجرائد کی ایک ایک کاپی شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوایا کریں۔ اسی طرح نئی مطبوعات کی ایک کاپی بھی بھجوائی جائے تا کہ تاریخی طور پر ریکارڈ رکھا جا سکے۔

5۔ احمدیت کیلئے جان دینے والے تمام احباب کی تصاویر درکار ہیں اسی طرح ان کے مختصر حالات زندگی بھی ہمراہ بھجوائے جائیں۔ نیز اسیران راہ مولیٰ کے حالات وواقعات بھی بھجوائے جائیں۔

6۔ کسی بھی میدان میں نمایاں ترقی کرنے والے احمدی احباب کی کامیابیوں کی خبر بھی شعبہ ہذا کو بھجوائی جائے۔

7۔ معاندین احمدیت کی دشمنی اور ان کے انجام کے متعلق معلومات بھی بھجوائیں۔ نیز احمدیت کے حق یا مخالفت میں شائع ہونے والی خبریں اصل حوالے کے ہمراہ بھجوائیں۔

شعبہ تاریخ احمدیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
فون وفیکس نمبر: +92-47-6211902
tarekh.ahmd@yahoo/gmail/hotmail.com

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا معیار جذبہ اور نسبت کا ہے، مقدار کا نہیں۔ قربانیوں کی قبولیت نیت اور عمل کے مطابق درجہ پاتی ہے

حضرت مسیح موعودنے قربانی کی جو روح جماعت میں پیدا کی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں جماعت ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ رفقاء کی قربانیوں کے نمونے نئے آنے والے بھی زندہ رکھے ہوئے ہیں

ہندوستان اور افریقہ کے غریب احمدیوں کے مالی قربانی کے حیرت انگیز اور نہایت ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

وقف جدید کے 53ویں سال کے اختتام اور نئے سال کے آغاز کا اعلان۔ پاکستان اول، امریکہ دوم اور یوکے تیسرے نمبر پر رہے

گھانا اور نائیجیریا کے لئے اگلے سال کم از کم مزید 50ہزار افراد کو وقف جدید میں شامل کرنے کا ٹارگٹ۔ مختلف پہلوؤں سے ممالک اور جماعتوں کی قربانیوں کا جائزہ

مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب آف جرمنی کی وفات اور مرحوم کے خصائل حمیدہ کا تذکرہ۔ نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7/جنوری 2011ء بمطابق 07/صلح 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آیت 266 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا جو اس طرح ہے:۔

اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو تھوڑی سی بارش ہی کافی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

آج دنیا میں بسنے والا ہر احمدی جس نے احمدیت کو سمجھا ہے، وہ اس یقین پر قائم ہے کہ احمدیت اور ہر احمدی اُس آخری شرعی کتاب پر یقین رکھتا ہے یا احمدیت آخری شرعی کتاب پر یقین رکھتی ہے جو قرآن کریم کی صورت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری اور اس کا ہر حکم قابلِ عمل ہے۔ اور اس کے ہر حکم کی بجا آوری ایک مومن کو حقیقی مومن بناتی ہے۔ اور خدا کی راہ میں مالی قربانی بھی خدا تعالیٰ کے اہم حکموں میں سے ایک حکم ہے جس کے بارے میں سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات میں ہی یہ فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم متقیوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اُن کے لئے جو .... (البقرۃ:4) یعنی غیب پر ایمان لانے والے ہیں۔ .... (البقرۃ:4) اور نمازوں کو قائم کرنے والے ہیں۔ .... (البقرۃ:4)۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے، اس میں سے خرچ کرنے والے ہیں۔ پس یہ تینوں باتیں متقی ہونے کے لئے اور قرآنِ کریم سے ہدایت پانے کے لئے ضروری ہیں۔ جن میں سے ایک جیسا کہ مَیں نے کہا، اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اور پھر سورۃ البقرۃ میں ہی آخر تک متعدد جگہ قربانیوں کا اور مالی قربانیوں کا مختلف رنگ میں، مختلف حوالوں سے بیان ہوا ہے۔ اور اسی طرح باقی قرآنِ کریم میں بھی بے شمار جگہ پر رزق کی قربانی کے بارے میں ذکر آتا ہے۔ پس ایک احمدی (۔) مالی قربانی کی اہمیت کو سمجھتا ہے اور جب اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے قربانیاں پیش کرنے کے بعد جب وہ براہِ راست خدا تعالیٰ کے غیر معمولی اسلوب کا مورد بنتا ہے تو اس مالی قربانی پر ایمان اور یقین اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور (۔) کی سچائی پر یقین اور حضرت مسیح موعود کی صداقت پر یقین اور پختہ ہو جاتا ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے حوالے سے ہی بات ہو رہی ہے۔ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنی دولت کا اظہار نہیں چاہتے، جو کسی پر احسان کرنے کے لئے خرچ نہیں کرتے، جو خرچ کرنے کے بعد احسان جتانے کے لئے خرچ نہیں کرتے بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اپنے میں سے کمزوروں کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ جماعت کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنا اور اپنے نفس اور اپنے لوگوں کو ثبات دینے کی خواہش، مضبوط کرنے کی خواہش ہر شریف الطبع اور نیک فطرت کو ہوتی ہے اور ہو سکتی ہے۔ بدفطرت کو تو یہ خواہش کبھی نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگ جو اپنی ذات سے بالاتر ہو کے سوچتے ہیں اُن کو یہ خواہش ہوتی ہے۔ پس جو اپنی ذات سے بالا ہو کر سوچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں، اُن کا خرچ کبھی دولت کے اظہار کے لئے نہیں ہوتا۔ نہ احسان کرنے اور احسان جتانے کے لئے ہوتا ہے۔ اور ایسے خرچ میں صرف دولتمند ہی شامل نہیں ہوتے بلکہ غریب بھی شامل ہوتے ہیں۔ غریب بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے خواہشمند ہوتے ہیں بلکہ عموماً دولتمندوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے خواہشمند غریب لوگ ہوتے ہیں۔ انبیاء کی جماعتیں جب بنتی ہیں تو ان میں بھی اکثریت غرباء کی ہوتی ہے اور اس غربت کے باوجود اپنے بھائیوں کی مدد کر کے اُن کی خدمت کرتے ہیں اور جماعت کی بھی جو خدمت وہ کر سکتے ہیں، جس حد تک اُن کی وسعت ہو وہ کرتے ہیں اور اسے مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انفرادی طور پر ایک دوسرے کو مضبوط کرنے کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ہجرتِ مدینہ کے وقت نظر آتی ہے کہ جب انصار نے مہاجرین کو اُن کے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے، اُن کی مدد کرنے کے لئے بے مثال قربانی دی۔ پھر جماعتی طور پر بھی صحابہ کے ہی نمونے نظر آتے ہیں۔ جب بھی کسی مہم کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چندے کی تحریک ہوئی یا کسی بھی مقصد کے لئے چندے کی تحریک ہوئی تو جو کچھ پاس ہوتا اُس کا بہترین حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیتے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی تحریک امیر اور غریب دونوں کو کی ہے۔ یہ تحریص ہر ایک کو دلائی ہے کہ اگر خدا کی راہ میں خرچ کرو گے تو اپنی اپنی طاقت اور حیثیت کے مطابق جو بھی کوئی خرچ کر رہا ہوگا، اُس کی اس قربانی کے دوگنے پھل اسے ملیں گے۔ غریبوں کو بھی تسلی کروادی کہ خالص ہو کر جو خرچ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور اُس کی رضا چاہتے ہوئے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

کیا جائے تو خدا تعالیٰ ضرور اس کا بدلہ دیتا ہے، جس کے بارہ میں دوسری جگہ قرآنِ کریم میں بھی بیان ہوا ہے کہ سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ خدا دے سکتا ہے۔ یہاں یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ بڑی رقموں کو اور بڑی قربانیوں کو قبول کیا جائے گا بلکہ اصل قربانی کی روح ہے جسے خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ بلکہ ہر عمل کی نیت ہے جسے خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ بڑی قربانی کے مقابلے میں بظاہر چھوٹی سی قربانی زیادہ رتبہ پاتی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درہم، ایک لاکھ درہم کے مقابلے میں آج سبقت لے گیا۔ صحابہ نے عرض کی کہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کے پاس دو درہم تھے۔ اُس نے ایک درہم کی قربانی کر دی۔ اور ایک دوسرے شخص کے پاس بے شمار دولت اور جائیداد تھی اس نے اس میں سے ایک لاکھ درہم کی قربانی کی۔ (سنن النسائی کتاب الزکاۃ باب جھد المقل حدیث نمبر 2527) جو اس کی دولت کے مقابلے میں بہت کم تھی، گو کہ بہت بڑی رقم ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا معیار جذبہ اور نسبت کا ہے، مقدار کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی اس آیت میں غریبوں کی تسلی فرما دی کہ جس طرح زرخیز زمین پر تھوڑی بارش باغ کو پھلوں سے بھر دیتی ہے اسی طرح اپنی حیثیت کے مطابق نیک نیتی سے کی گئی تھوڑی سی قربانی بھی نیک عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پا کر بڑی قربانی کرنے والوں کے برابر لا کھڑا کرتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ درجہ میں بڑھا بھی دیتی ہے۔ جیسا کہ اس ایک مثال سے ثابت ہے جو میں نے پیش کی۔

پھر اللہ تعالیٰ اسی آیت میں فرماتا ہے ....(البقرہ.266) کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ یہ کہہ کر یہ واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ وہ تمہارے جذبے کو جانتا ہے۔ وہ اس روح کو جانتا ہے جس سے تم قربانی کرتے ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں جب بدلے ملتے ہیں تو دلوں کے اور نیتوں کے عمل کے مطابق ملتے ہیں، نیتوں کے مطابق ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مالی حیثیت جانتا ہے۔ تم نے جو قربانی کی اگر اس حیثیت سے کی تو جو بھی بدلہ ملے گا اس کے مطابق ملے گا۔ اس لئے قربانیوں کی قبولیت بھی اس نیت کے مطابق اور عمل کے مطابق درجہ پاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی جب آپ مالی تحریک فرماتے تو غریب بھی اور امیر بھی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مالی قربانی کرتے تھے۔ آپ کے ماننے والوں کی اکثریت بھی غرباء کی تھی اور ان کی قربانیاں بھی رقم کے لحاظ سے بہت معمولی ہوا کرتی تھیں لیکن یہ جو طَلٌّ معمولی بارش بھی ہے، ایسی فائدہ مند ہوئی کہ اُن قربانیوں کو اتنے پھل لگے جو آج تک اُن بزرگوں کی نسلیں کھا رہی ہیں۔ پس یہ اُن نسلوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ جن میں سے بعض آج بہت زیادہ حیثیت کے ہو چکے ہیں، مالی لحاظ سے بہتر ہو چکے ہیں کہ اُن کی قربانیوں کو اب وَابِلٌ تیز بارش کا نمونہ دکھانا چاہئے۔ یہ صورت اختیار کرنی چاہئے تاکہ اُن کے اور ان کی نسلوں کے اعمال کے درخت ہمیشہ سرسبز رہتے چلے جائیں۔ حضرت مسیح موعود نے تو ایک روپیہ قربانی کرنے والے کا ذکر بھی اپنی کتابوں میں فرمایا ہے جو معمولی قربانی تھی، جس نے مستقل اپنے اوپر لازم کر لیا تھا کہ ایک روپیہ ہر مہینہ ادا کریں گے۔ آپ کے (رفقاء) کے کیسے کیسے قربانی کے نمونے تھے اُن میں سے مَیں ایک مثال دیتا ہوں۔

چوہدری عبدالعزیز صاحب احمدی اوجلوی پٹواری تھے۔ اُن کے بارے میں قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری فرماتے ہیں کہ گورداسپور میں حضرت مسیح موعود نے مالی قربانی کی تحریک کی۔ چوہدری عبدالعزیز صاحب پٹواری خود آ کر حضور کی خدمت میں ایک سو روپیہ چاندی کا پیش کر کے گئے اور کہا کہ خاکسار کے پاس یہی رقم موجود تھی جو میں لے آیا ہوں۔ قاضی صاحب کہتے ہیں کہ مجھے اس پٹواری کی اس قربانی پر بڑی حیرت ہوئی اور رشک بھی آیا کہ ایک پٹواری جس کو چھ روپے ماہانہ تنخواہ ملتی ہے اس نے کس طرح اخلاص کے ساتھ قربانی پیش کی ہے۔ قاضی صاحب پھر لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس کے اخلاص کے عوض اس پر بڑے فضل کئے۔

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ حضرت مسیح موعود کے (ـ) میں تقویٰ بہت تھا۔ تقویٰ میں بڑھے ہوئے تھے۔ آپ سے جو براہِ راست فیض پا رہے تھے اس کی وجہ سے اُن کے تقویٰ کے معیار بہت بلند تھے۔ چوہدری صاحب بھی تقویٰ میں بڑھے ہوئے تھے۔ دوسرے پٹواریوں کی طرح نہیں تھے۔ ہمارے ملک میں پٹواریوں کے بارے میں مشہور ہے کہ تنخواہ بیشک ان کی تھوڑی ہو لیکن ان کی زائد آمدنی بہت زیادہ ہو جاتی ہے جو مختلف ذریعوں سے وہ زمینداروں سے، چھوٹے زمینداروں سے وصول کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو جب ریٹائر ہوتے ہیں تو اُن کے پاس دولت بھی ہوتی ہے، کئی کئی ایکڑوں کے مالک ہوتے ہیں بلکہ سوسوا ایکڑوں کے مالک بن جاتے ہیں۔

مجھے یاد آیا کہ میرے ساتھ سکول میں ایک پٹواری کا لڑکا پڑھا کرتا تھا اور اس کا رہن سہن رکھ رکھاؤ، کپڑے ایسے ہوتے تھے جو ہزاروں کمانے والا کوئی بچہ بھی نہیں رکھ سکتا۔ اور خود بتاتا تھا کہ میرے باپ کی تنخواہ تو پینتالیس روپے ہے لیکن اللہ کا بڑا فضل ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو معیار ہیں وہ بدل گئے ہیں۔ جو ناجائز آمد ہے وہ اللہ کا فضل بن گیا اور جو جائز آمد ہے وہ حکومت کی تنخواہ بن گئی۔ تو حضرت مسیح موعود نے آ کر ہمیں بتایا کہ صحیح اللہ کا فضل کیا ہوتا ہے۔ ....اللہ کا فضل کس طرح ہوتا ہے اور کیا چیز ہے؟ یہ تو احمدی کو پتہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانی کا کرنا اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا فضل کس طرح ہوتا ہے؟ وَابِل ہو یا طَلّ، تیز بارش ہو یا ہلکی بارش، بڑی قربانی ہو یا تھوڑی قربانی، دولتمند ہوں یا غریب، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کی گئی قربانیاں دوگنے پھل لاتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت چوہدری عبدالعزیز صاحب کے بارہ میں حضرت قاضی محمد یوسف صاحب نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس اخلاص کے بے انتہا پھل لگائے۔ تنخواہ کے ساتھ شاید تھوڑی سی اُن کی زمین بھی ہو۔ پٹواری عموماً دیہاتوں کے رہنے والے ہوتے ہیں اور کچھ نہ کچھ زمیندارہ ہوتا ہے جس کی آمد بھی ہوتی ہوگی۔ اس کی وجہ سے کچھ رقم بھی جمع کر لی ہوگی۔ وہ سب حضرت مسیح موعود کے قدموں میں لا کے رکھ دی۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کبھی پیسوں کی ضرورت نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کو بندوں سے پیسوں کی ضرورت ہو۔ اللہ تعالیٰ جب قربانی کے لئے فرماتا ہے تو بندے کو ثواب دینے کی خاطر۔ اور یہی حال اللہ تعالیٰ کے انبیاء کا ہوتا ہے۔ انہیں اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ جماعت کے جو اخراجات ہیں کس طرح پورے ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ جب کام شروع کرواتا ہے، کسی کو بھیجتا ہے تو اس کے لئے اسباب بھی مہیا فرما دیتا ہے۔ ظاہری تحریک انبیاء ضرور کرتے ہیں اور اس کے بعد خلفاء بھی کرتے ہیں لیکن ضرورت پوری کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے بھی یہ وعدہ ہے۔ اس لئے آپ نے ایک جگہ اس بات کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدہ فرمایا ہے کہ خرچ کے لئے رقم کہاں سے آئے گی۔ آپ نے فرمایا یہ تو بہت آئے گی لیکن اس کو دیکھ کر تم لوگ دنیا دار نہ ہو جانا۔ یعنی انفرادی طور پر بھی جماعت کو خوشخبری دے دی کہ تم لوگوں کو کشائش عطا ہوگی اور جماعتی طور پر بھی کشائش پیدا ہوگی۔ پس جماعتی طور پر جو کشائش پیدا ہو تو جن کے ہاتھ میں خرچ ہے اُن کو بھی ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم کسی بھی قسم کا غیر ضروری خرچ نہ کریں۔ ہر پیسے کو سنبھال کے اور احتیاط سے خرچ کریں۔ غریب قربانی کر رہے ہیں یا امیر قربانی کر رہے ہیں، اس کو سوچ سمجھ کر خرچ کرنا یہ خرچ کرنے والوں کا کام ہے اور بہت اہم کام ہے تا کہ جہاں وہ خدمتِ دین کر رہے ہیں، خدمتِ سلسلہ کر رہے ہیں تو ان خرچوں کو سنبھال کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں۔

حضرت مسیح موعود نے قربانی کی جو روح جماعت میں پیدا کی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں جماعت ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ (رفقاء) کی قربانیوں کے نمونے نئے آنے والے بھی زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ دنیا کے دور دراز علاقوں میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں، غریب لوگ ہیں لیکن مالی قربانیاں بھی کرتے ہیں۔ ہلکی بارش بھی ان کی قربانیوں کو پھلوں سے لا دہی ہے اور وَابِلٌ کے نمونے بھی ہمیں نظر آتے ہیں۔ تیز بارش کی طرح مالی قربانیوں میں ان کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اُن کے کاروباروں کو کئی گنا بڑھاتی چلی جا رہی ہے۔ اس وقت میں نے چند واقعات لئے ہیں جو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

مثلاً انڈیا سے وہاں کے ناظم وقفِ جدید لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال 2010ء میں گجرات کے دورے پر گیا تو وہاں گاندھی دھام ایک جگہ ہے اس کے ایک دوست کے پاس جب وقفِ جدید کا چندہ لینے گیا تو ان کا چندہ وقفِ جدید اس وقت تیرہ ہزار روپے تھا۔ کہتے ہیں کہ مَیں ان کے مالی حالات جانتا تھا۔ مَیں نے انہیں تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت نوازا ہے۔ آپ اپنا وعدہ پچاس ہزار روپے کر دیں۔ موصوف نے اسی وقت پچپن ہزار روپے کا چیک کاٹ کر دے دیا اور کہا کہ دعا کریں میرا ایک کاروبار ہے اس میں میرے اکیس لاکھ روپے پھنسے ہوئے ہیں جو ملنے کی امید نہیں بن رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ دو چار دن کے بعد ہی اُن کی جو رُکی ہوئی رقم تھی وہ اکیس لاکھ روپیہ ان لوگوں نے خود آ کر ان کو دے دیا۔

اسی طرح ہمارے انسپکٹر وقفِ جدید ہیں، وہ کہتے ہیں کوئمبٹور جماعت میں تامل ناڈو میں ایک مخلص دوست جنہوں نے دس سال پہلے بیعت کی تھی۔ جب انہیں وقفِ جدید کی اہمیت کے بارے میں بتایا اور ان کو کہا کہ آپ تیس ہزار روپے اپنا وعدہ لکھوائیں کیونکہ آپ کی آمد کافی ہے۔ انہوں نے کہا مولوی صاحب! میں نے آپ کی باتیں سن لی ہیں۔ مَیں تیس ہزار نہیں بلکہ پچاس ہزار روپے کا وعدہ لکھواتا ہوں۔ اس پر کہتے ہیں میں نے اُن سے کہا کہ یہ شاید آپ کی طاقت سے بڑھ کر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جو دینا ہے تو پھر آپ کو اس سے کیا؟ مجھے پتہ ہے کتنی میری طاقت ہے اور اللہ تعالیٰ کس طرح نوازتا ہے۔ رمضان کے مہینے میں پھر انہوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور کہتے ہیں میری آمد اب اتنی بڑھ گئی ہے کہ اس سال کے لئے انہوں نے تحریک جدید اور وقفِ جدید دونوں کا اپنا وعدہ ایک ایک لاکھ روپیہ لکھوایا ہے۔

پھر صوبہ بنگال کے انسپکٹر وقفِ جدید شیخ محمد داؤد ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک نو احمدی ہیں جو مدرسہ میں پڑھاتے تھے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے معلم کی ٹریننگ لی اور پانچ سو روپیہ چندہ دیتے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا۔ اب ان کا پانچ ہزار روپیہ چندہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں غیر احمدی تھا تو لوگوں کے دروازے پر جا کر کھانا کھاتا تھا اور اب بیعت کرنے کے بعد چندے کی برکت سے لوگ میرے دسترخوان پر کھاتے ہیں۔ پہلے جائیداد نہیں تھی اور اب جائیداد بھی بن گئی ہے۔

پھر تامل ناڈو کی جماعت کوئمبٹور کی جو اکثریت ہے وہ نو احمدیوں کی ہے جس میں زیادہ تر احباب جماعت نے دس سے پندرہ سال قبل بیعت کی تھی۔ سو اس میں سے اللہ کے فضل سے پچاس فیصد جو زیادہ کمانے والے ہیں وہ اب تک موصی بن چکے ہیں۔ چند سال پہلے ایک شخص نے بیعت کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی کہ چندے میں غیر معمولی اضافہ کیا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے کاروبار میں اضافہ کر دیا ہے اور میرے غیر از جماعت رشتے دار حیران ہیں کہ تمہارے پاس اتنا پیسہ کہاں سے آ رہا ہے۔ مَیں ان کو یہی کہتا ہوں جو بھی ہے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احمدیت کی برکت ہے۔ یہ تو مَیں نے انڈیا کے حالات بتائے ہیں۔

افریقہ میں وہاں کے دور دراز علاقوں میں لوگوں کا قربانی کرنے کا کیا جذبہ ہے، یہ دیکھیں۔

گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک بھائی فوڈے باکولی (Fodayba Colley) ایک غریب آدمی ہیں، جب انہیں وقفِ جدید کے چندے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے بتایا کہ تنگدستی کی وجہ سے وہ تو فاقوں سے ہیں۔ تین دن بعد یہ دوست مشن ہاؤس آئے اور پچاس ڈلاسی دیئے اور کہا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ برکت کی خاطر میرا نام بھی چندہ ادا کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہو جائے۔ یعنی فاقے کی نوبت بھی ہے لیکن اس کے باوجود چندہ دینے کی خواہش ہے کہ کہیں میں محروم نہ رہ جاؤں۔ یہ عجیب جذبہ ہے۔

پھر ایک اور صاحب تھے، انہوں نے بھی اسی طرح کہا کہ مَیں بہت غریب ہوں، ضرورت مند ہوں، میرے پاس کچھ نہیں لیکن سو (100) ڈلاسی دیئے۔

جماعت بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نو مبائع جماعت اورا کامے (Awrakame) کے جنرل سیکرٹری لطیفو لامیدی صاحب کچھ عرصے سے بیروزگاری کے حوالے سے بہت پریشان تھے۔ محنت مزدوری اور کاروبار ڈھونڈنے کے سلسلے میں نائیجیریا بھی گئے لیکن کچھ نہ بنا اور پریشان ہی واپس لوٹے۔ اب وقفِ جدید کے آخری دو ماہ نومبر، دسمبر رہ گئے تھے اور یہ اس چندے میں بقایادار تھے۔ انہیں جب وقفِ جدید کا چندہ دینے کا کہا گیا اور بتایا گیا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مشکل حالات میں خرچ کرنے والوں کے لئے بھی خاص انعامات ہوتے ہیں تو یہ اگلے دن چندے کی رقم لے کر آ گئے اور کہنے لگے کہ جب سارا گھر قرض لے کر کھا رہا ہے تو کیوں نہ خدا کی راہ میں بھی خرچ کے لئے قرض اٹھا لیا جائے۔ شاید اللہ ہمارے دن موڑ دے۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل اس طرح نازل ہوا کہ چندہ دینے کے تیسرے دن انہیں ایک خاصے امیر گھرانے میں ملازمت مل گئی اور اتنی اچھی تنخواہ ملی کہ دو ماہ میں ان کے تمام قرضے بھی اتر گئے۔ انہوں نے ایک موٹر سائیکل بھی خرید لی اور اب ہر جگہ کہتے ہیں کہ یہ میرے چندے کی برکت ہے۔

بینن میں ہی جماعت اورا کامے (Awrakame) جو (نام) پہلے بتایا تھا۔ وہاں معلم صاحب چندہ لینے کے لئے گئے۔ اس علاقہ کے بہت سے لوگوں نے جو جگہ ہے 'اورا کامے' (Awrakame) اس کے صدر جماعت کے پیسے دینے تھے۔ اور یہ بہت بڑی رقم بنتی تھی۔ مگر کافی عرصے سے ادھار لینے والے رقمیں نہیں دے رہے تھے جس کی وجہ سے صدر صاحب اور ان کے گھر کے بعض افراد نے اپنا وقفِ جدید کا مکمل چندہ ادا نہیں کیا۔ معلم صاحب نے صدر اور ان کے گھر والوں کو سمجھایا کہ دیکھو وعدہ ایک قرض ہے۔ جب تم لوگ خدا کا قرض ادا کرنے کے لئے پس و پیش کرتے ہو تو دوسرے لوگ تمہارا قرض ادا کرنے کے لئے کیوں نہ پس و پیش کریں۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آ گئی اور انہوں نے فوراً اپنا وقفِ جدید میں سارے گھر کا چندہ بے باق کیا اور کہتے ہیں کہ لو معلم صاحب، مَیں نے تو خدا کا ادھار چکا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس طرح اپنا فضل فرمایا کہ ہفتے کے اندر اندر جن لوگوں نے ان کے پیسے دینے تھے وہ سب آئے اور ان کی رقمیں واپس کر گئے۔ اب انہوں نے ایک ایکڑ زمین خریدی ہے جس میں سے آدھی چار کنال جگہ (بیت الذکر) کے لئے جماعت کو دی ہے۔

(مربی) نائیجیریا بیان کرتے ہیں کہ لوکوجہ جماعت کی ایک خاتون اسوت حبیب (Aswat Habib) صاحبہ بتاتی ہیں کہ مَیں اپنے گھر میں کپڑوں کی، گارمنٹس کی دکان چلاتی ہوں، لیکن اب میرے شوہر نے سکول کھولا ہے جس کی وجہ سے میرا زیادہ وقت سکول کے کاموں میں گزرتا ہے۔ اور سکول بھی گھر سے دور ہے۔ جس کی وجہ سے دکان کے کام میں آمدنی کم رہی۔ یہ بات میرے لئے پریشان کن تھی۔ ایک دن مربی صاحب نے چندہ وقفِ جدید میں قربانی کی تحریک کی اور مجھ سے جتنا ہو سکتا تھا میں نے اس میں ادا کر دیا۔ اُسی دن چند گھنٹوں کے بعد جب میں نے اپنی گارمنٹس کی دکان کھولی تو چند گھنٹوں میں اتنی سیل ہوئی جو پہلے ہفتوں میں نہیں ہوتی تھی۔ یہ صرف خدا کی راہ میں چندہ دینے کی برکت ہے جس نے مجھے اتنا نوازا۔

وِڈُ گو ریجن کے (مربی) لکھتے ہیں جیالو سیکو (Diallo Seko) صاحب جو یہاں کے گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ سال بیعت کی ہے اور بیعت کے بعد انہوں نے فوراً چندہ دینا شروع کر دیا اور اس چندے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس مخلص نو مبائع کو ایسی برکت سے نوازا کہ اس کی فصل اسی سال گزشتہ سال کی نسبت دوگنا ہوگئی۔ اور اب انہوں نے وقفِ جدید میں دوبارہ اناج کی صورت میں چندہ دیا ہے۔

امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ گاوا ریجن (Gava Region) کے صدر جماعت ہیما یوسف (Hema Yousaf) صاحب بتاتے ہیں کہ ایک روز جیب میں صرف تین ہزار فرانک تھے۔ اہلیہ نے کہا کہ گھر میں پکانے کو کچھ نہیں ہے لا کر دیں۔ کہتے ہیں کہ اسی اثناء میں مَیں پیسے لے کر مشن ہاؤس گیا تو وہاں مربی صاحب نے چندے کے وعدے کے متعلق یاد دہانی کروائی کہ آپ کا وقفِ جدید کا چندہ رہتا ہے۔ خاکسار نے یہی سمجھا کہ آج میرا امتحان ہے۔ مَیں نے اسی وقت یہ تہیہ کیا کہ چندہ ہی دوں گا اور فوراً تین ہزار فرانک کی رسید کٹوا لی اور اللہ تعالیٰ کو میری حقیر قربانی بہت پسند آئی۔ اسی روز میرے کام کے سلسلے میں ایک شخص گھر آیا اور تین لاکھ فرانک نقد دے کر کہنے لگا کہ میرا آرڈر بک کر لیں اور یہ رقم ایڈوانس کے طور پر رکھ لیں۔ بقیہ کام مکمل ہوگا تو ادا کروں گا۔ یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس روز سے میرا اللہ تعالیٰ پر توکل بہت بڑھ گیا ہے۔ خصوصاً مالی مشکلات تو بالکل ختم ہو گئی ہیں۔

بنفورا (Banfora) ریجن کے (مربی) لکھتے ہیں کہ ایک دوست سوادوگو

(Sawadogo) صاحب چار سال قبل احمدی ہوئے تھے اور آہستہ آہستہ اخلاص میں ترقی کی اور چندے ادا کرنے شروع کئے۔ ایک روز بیان کرنے لگے کہ سب سے پہلے چندوں کے نظام میں شامل ہو جائیں کیونکہ اس کی بیشمار برکات ہیں اور اس کا ثبوت میری اپنی ذات ہے۔ کیونکہ احمدیت میں داخل ہونے سے قبل اور چندوں کی ادائیگی سے قبل میں اکثر لوگوں سے قرض اور ادھار لیتا تھا۔ مگر آج اللہ تعالیٰ نے میری حالت کو یکسر بدل دیا ہے اور چندہ ادا کرنے کی برکت سے میں اس قابل ہوا ہوں کہ لوگوں کو ادھار رقوم دیتا ہوں۔ پہلے لوگ میرے در پر مجھ سے اپنی رقوم لینے آتے تھے مگر آج امام مہدی کی برکت سے لوگ میرے در پر مدد مانگنے آتے ہیں۔

نائیجر، ایک غریب اور پسماندہ ملک ہے، ان لوگوں کو لینے کی عادت تو ہے، دینے کی نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جہاں بھی (دعوت اللہ کی) کی جاتی ہے وہاں مالی قربانی کے نظام کے بارہ میں بتایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں لوگ مالی قربانی کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ کئی دیہات ایسے ہیں جہاں پہلی دفعہ (۔) کی اور انہوں نے پہلے ہی دن کچھ نہ کچھ چندہ دیا۔

(مربی صاحب) لکھتے ہیں کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کی مالی قربانی میں نائیجر کی سو فیصد جماعتیں شامل ہو چکی ہیں۔ اور گزشتہ سال وقفِ جدید میں شاملین کی تعداد ایک ہزار چار سو اٹھہتر تھی جبکہ امسال یہ تعداد بڑھ کے سترہ ہزار سات سو چھ ہے۔ یعنی وقف جدید میں سولہ ہزار دو سو اٹھائیس (16,228) نومبائعین کا اضافہ ہوا ہے۔

افریقہ میں صرف چندہ ہی نہیں بلکہ وہاں کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑھ کر دوسری مالی قربانیاں کرنے کی بھی توفیق مل رہی ہے۔

لیگوس کے ایک مخلص احمدی ہیں الحاجی ابراہیم الحسن، انہوں نے اپنا نیا گھر بنایا اور اس سے ملحق ایک (بیت الذکر) اور تین فلیٹ پر مبنی ایک عمارت بنائی۔ (۔) کے بارہ میں ان کا ارادہ تھا کہ وہ اس کو جماعت کے حوالہ کر دیں گے۔ کہتے ہیں کہ ابھی میں اپنے اس نئے گھر میں شفٹ نہیں ہوا تھا کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول میرے اس نئے گھر میں تشریف لائے ہیں اور آپ کے بعد خلیفہ ثانی اور خلیفہ ثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور خلیفہ خامس سب تشریف لائے اور سب سے آخر میں حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ آمد کے بعد حضور (۔) فرماتے ہیں کہ یہی اس گھر کے افتتاح کی تقریب ہے اور کوئی افتتاح کی تقریب نہیں ہوگی۔ اس کے بعد (۔) سے ملحق عمارت جس میں تین فلیٹس بنائے تھے اُن میں سے ایک فلیٹ میں آپ تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یہ بھی (۔) کے ساتھ ہی جماعت کو دے دیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور مَیں نے ارادہ کر لیا کہ فلیٹ بھی (۔) کے ساتھ ہی جماعت کو بطور مشن ہاؤس دے دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے یہ (۔) اور سارے فلیٹس بطور مشن ہاؤس جماعت کو دے دیئے ہیں جس کی کل مالیت نوّے ہزار پاؤنڈ بنتی ہے۔

ٹوگو کے (مربی) لکھتے ہیں کہ نوّچے ریجن کے ایک گاؤں میں جہاں کچھ عرصہ قبل احمدیت کا نفوذ ہوا تھا چندے کا آغاز ایک عجیب واقعہ سے ہوا۔ مخالفین وہاں پر بہت سا سامان اور پیسے لے کر گئے کہ ان کو دے کر احمدیت سے الگ کیا جائے۔ یہ ایک غریب گاؤں ہے اور لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ مخالفین نے ان سے کہا کہ ہم آپ کے لئے پیسے لے کر آئے ہیں جبکہ احمدی آپ سے چندہ مانگتے ہیں اور یہ سارے پیسے اکٹھے کر کے ان سے کاروبار کرتے ہیں۔ گاؤں والوں نے جواب دیا کہ تم لوگ جھوٹ بولتے ہو۔ تم ہمیں پیسے دینے آئے ہو تاکہ ہم ایمان سے ہٹ جائیں؟ اور احمدی ہم سے چندہ مانگتے ہیں تاکہ ہمارے ایمان مضبوط ہوں۔ اور پھر وہ ہمیں قرآن کی تعلیم بتاتے ہیں کہ ہر (۔) کو خدا کی راہ میں کچھ نہ کچھ خرچ کرنا چاہئے اور ہم جانتے ہیں کہ احمدی اس چندے سے (۔) کی خدمت کرتے ہیں۔ کھا پی نہیں جاتے یا کاروبار نہیں کرتے۔ ہم بے شک غریب ہیں اور آپ کی رقم ہماری ضروریات پوری کر سکتی ہے لیکن جو تھوڑا بہت ہمارے پاس ہے ہم خدا کی راہ میں دینا پسند کریں گے۔ اس طرح وہ چندہ کے نظام میں شامل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک چندے کے نظام میں شامل ہیں۔

پس یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کر رہے ہیں۔ تھوڑی قربانی بھی ہے۔ بڑی قربانی بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ان کے پھلوں کو دوگنا کرتا چلا جا رہا ہے۔ مالی قربانیوں کی ایک روح جیسا کہ ہم نے دیکھا جماعت میں نہ صرف قائم ہے بلکہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ نئے ہونے والے احمدی بھی اس میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

وقف جدید کا چندہ جو پہلے صرف پاکستان کے احمدیوں کے لئے ہی خیال کیا جاتا تھا۔ یعنی اس قربانی میں صرف پاکستانی احمدی ہی شامل ہوتے تھے۔ پھر خلافتِ رابعہ میں یہ پوری دنیا کے لئے عام کر دیا گیا۔ امیر ممالک سے یعنی مغربی ممالک سے اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک سے وقفِ جدید کا چندہ لینے کا بڑا مقصد یہ تھا کہ انڈیا اور افریقہ کے بعض ممالک جن کے اخراجات بڑھ رہے ہیں اور جماعتوں کی اکثریت بھی نومبائعین کی ہے جنہیں ابھی مالی نظام کا صحیح طرح پتہ نہیں اُن پر ہی رقم خرچ کی جائے۔ ان کی ضروریات پوری کی جائیں۔ (بیوت الذکر) کی تعمیر ہے اور دوسرے اخراجات ہیں۔ لیکن آپ نے دیکھا جو مَیں نے واقعات بیان کئے ہیں کہ اب نومبائعین خود بھی کس طرح قربانیوں میں بڑھ رہے ہیں۔ اور ان کے خود قربانیوں میں بڑھنے سے وہاں کی ضروریات کچھ حد تک پوری ہو رہی ہیں لیکن ساتھ ساتھ نئے مشن بھی کھل رہے ہیں۔ اس لئے امیر ممالک سے یا مغربی ممالک سے جو وقفِ جدید کا چندہ لیا جاتا ہے وہ دوسرے نئے منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا جہاں اور مزید ضروریات بڑھ رہی ہیں، (بیوت الذکر) بن رہی ہیں، مشن ہاؤسز بن رہے ہیں، لٹریچر چھپ رہا ہے۔ یہ قربانیاں جو مغربی ممالک کے احمدی کر رہے ہیں جہاں ان کو اپنے ملک میں جماعتی پروجیکٹس کو اور کاموں کو آگے بڑھانے میں وسعت دینے میں کام آ رہی ہیں وہاں غریب ممالک میں احمدیت کی ترقی میں بھی یہ مدد بن رہی ہیں۔ اور یوں امیر ممالک کے قربانی کرنے والے لوگ بھی انفرادی طور پر بھی جو معمولی قربانی کر رہے ہیں بحیثیت جماعت ان کی قربانی تیز بارش کے نتائج پیدا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسے قبول فرماتا رہے۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یکم جنوری سے وقف جدید کا سال شروع ہوتا ہے اور جو مثالیں مَیں نے دیں وہ زیادہ تر وقفِ جدید کی ہیں۔ واضح ہے کہ آج کے خطبہ میں وقف جدید کا نئے سال کا اعلان کیا جائے گا اور گزشتہ سال کے کچھ اعداد و شمار پیش کئے جائیں گے۔ اللہ کے فضل سے وقفِ جدید کا یہ ترپنواں (53واں) سال ہے جو 31 دسمبر کو ختم ہوا ہے۔ الحمد للہ اس سال میں اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل ہوئے، اور وقفِ جدید میں جماعت کو اکتالیس لاکھ تراسی ہزار پاؤنڈ سے اوپر کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی اور گزشتہ سال کے مقابلہ میں یہ قربانی اللہ کے فضل سے چھ لاکھ چونسٹھ ہزار سے زائد ہے۔ اور اس میں قربانی کے لحاظ سے حسبِ معمول وحسبِ سابق پاکستان تو پہلے نمبر پر ہی ہے۔ اس کے بعد امریکہ ہے اور پھر UK ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ UK نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کے مقابلے میں ایک لاکھ پاؤنڈ کا اضافہ کیا ہے۔ اور جرمنی نے بھی اس دفعہ تو UK سے وقفِ جدید میں اوپر آنے کے لئے پوری کوشش کی ہے اور دو لاکھ یورو سے زیادہ وصولی کی ہے لیکن پوزیشن گزشتہ سال والی ہے۔ پھر کینیڈا ہے۔ پھر انڈیا ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ آسٹریلیا کی ایک پوزیشن اوپر آ گئی ہے۔ انڈونیشیا ہے، بیلجیئم ہے اور دسویں نمبر پر سوئٹزرلینڈ ہے۔

اور مقامی کرنسی کے لحاظ سے، گزشتہ سال کے مقابلے پر زیادہ وصولی کرنے والی پانچ جماعتیں۔ نمبر ایک جرمنی ہے جس نے تینتیس فیصد اضافہ کیا ہے۔ پھر بھارت نمبر دو پہ ہے۔ پھر امریکہ ہے، پھر آسٹریلیا ہے۔ پھر بیلجیئم ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر ہے جن کا اکاسی (81) پاؤنڈ سے اوپر فی کس چندہ ہے۔ پھر نیچے سوئٹزرلینڈ ہے اڑتالیس پاؤنڈ، پھر آئرلینڈ ہے، پھر UK ہے۔ پھر جاپان ہے۔ فرانس، کینیڈا، سپین وغیرہ نے بھی کافی کوشش کی ہے۔ افریقہ میں وصولی کے لحاظ سے پہلی پانچ جماعتوں میں گھانا ہے۔ نائیجیریا ہے۔ پھر ماریشس۔ چوتھے نمبر پر برکینا فاسو اور پانچویں پر بینن ہے۔

اس سال وقفِ جدید کا چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد میں پچیس ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح مجموعی تعداد چھ لاکھ سے اوپر ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا نائیجر نے اس دفعہ کوشش کی ہے تو انہوں نے حالانکہ چھوٹی سی جماعت ہے اور بالکل نئی جماعت ہے، سولہ ہزار شاملین کا اضافہ کر لیا ہے۔ اگر افریقہ کی باقی جماعتیں کوشش کریں تو یہ اضافہ بہت زیادہ ہو سکتا ہے۔ گھانا اور نائیجیریا کو تو مَیں اگلے سال کے لئے کہتا ہوں کہ کم از کم اضافی ٹارگٹ جو ہے وہ پچاس ہزار افراد کا

رکھیں۔ اوران کی گنجائش ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوسکتا ہے۔

پھر پاکستان کے جو نتائج ہیں اس کے لحاظ سے اول لاہور ہے۔ کراچی ہے اور ربوہ ہے، اور ربوہ اور کراچی کا اتنا معمولی فرق ہے کہ اگر ربوہ کو پہلے پتہ ہوتا تو شاید کوئی ایک آدمی ادا کر دیتا۔ شاید چار پانچ ہزار روپے کا فرق ہے۔ بالغان میں دس اضلاع ۔ سیالکوٹ، راولپنڈی، فیصل آباد، اسلام آباد، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سرگودھا، ملتان، گجرات اور عمرکوٹ ہیں۔ اطفال میں اوّل لاہور۔ دوم کراچی۔ سوم ربوہ ہے۔ اطفال کے پہلے دس اضلاع سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد، شیخوپورہ، فیصل آباد، گوجرانوالہ، نارووال، گجرات، عمرکوٹ اور دسویں نمبر پر حیدرآباد۔

امریکہ کی پہلی پانچ جماعتیں۔ لاس اینجلیس، اِن لینڈ ایمپائر، سیلیکون ویلی، ڈیٹرائٹ، شکاگو ویسٹ اور بوسٹن ہیں۔ برطانیہ کی پہلی دس جماعتیں۔ ووسٹر پارک، (بیت) فضل، رینیز پارک، برمنگھم ویسٹ، ویسٹ ہل، بریڈ فورڈ نارتھ، بیکسلے اینڈ گرین وچ، چیم، (بیت) ویسٹ اور وولور ہیمپٹن۔ اور وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کے ریجن ہیں، مڈلینڈ ریجن، ساؤتھ ریجن، لنڈن ریجن، مڈل سیکس ریجن، اسلام آباد ریجن۔ جرمنی کی پانچ جماعتیں ہیں۔ ہیمبرگ، فرینکفرٹ، گروس گیراؤ، ویزبادن اور ڈارمسٹڈ وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی نمایاں جماعتیں ہیں۔ روڈر مارک، نوئے ایس، بروخسال، مورفیلڈن (جرمن خود ہی ان شہروں کا تلفظ درست کرلیں) روڈس ہائیم، مہدی آباد، بریمن، نیدر روڈن، وال ڈورف، وائن گارٹن۔

کینیڈا نے دفتر اطفال اور بالغان علیحدہ کیا ہوا ہے۔ باقی ممالک جہاں نظام اچھی طرح establish ہو چکا ہے اُن کو بھی میں نے کہا تھا یہ قائم کریں لیکن جرمنی اور امریکہ اور برطانیہ اس بارہ میں کوشش نہیں کر سکے کہ اطفال اور خدام کو علیحدہ علیحدہ کر سکیں، لیکن کینیڈا بہرحال رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے پاکستان کے بعد فی الحال کینیڈا ہے جس نے علیحدہ ریکارڈ رکھا ہوا ہے۔ اس چندہ بالغان میں مارکھم، پیس ولیج ساؤتھ، ویسٹن انٹگنٹن، کیلگری ساؤتھ، ووڈ برج۔ کینیڈا میں دفتر اطفال کی جماعتیں ہیں، ویسٹرن ساؤتھ، ویسٹرن نارتھ ویسٹ، ویسٹن، انٹگنٹن، مارکھم، پیس ولیج ساؤتھ۔ انڈیا کی جماعتیں کیرالہ، جموں کشمیر، تامل ناڈو، آندھرا پردیش، ویسٹ بنگال، کرناٹک، اڑیسہ، پنجاب، اتر پردیش، راجستھان، دہلی ہیں۔ پہلے مَیں نے صوبے بیان کئے تھے اور اب جماعتیں ہیں اور ان کی نمایاں جماعتیں کالی کٹ، کینا نور ٹاؤن، حیدرآباد، قادیان، چنائی، کلکتہ، کیرولائی، بنگلور، پنج گاڑی، کمبٹور، آسنور ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس نئے سال میں قربانی کرنے والوں کی توفیق کو بھی بڑھائے۔ جنہوں نے گزشتہ سالوں میں قربانیاں کی ہیں ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور پہلے سے بڑھ کر یہ قربانیاں کرتے چلے جانے والے ہوں اور آئندہ بھی ہم جماعت کا ہر قدم ترقی پر دیکھنے والے ہوں۔

ایک افسوسناک اطلاع ہے۔ جرمنی کے مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب 4؍جنوری کو منگل کے دن وفات پا گئے تھے۔............ آپ کی پیدائش 1946ء کی تھی۔ اس لحاظ سے تقریباً چونسٹھ سال یا پینسٹھ سال عمر بنتی ہے، اگر شروع میں تھی تو پینسٹھ سال، ہاں پینسٹھ سال تقریباً۔ اور فرینکفورٹ میں ان کی تعلیم ہوئی۔ 1974ء میں ان کی شادی ماریشس کی ایک خاتون سے ہوئی جن سے ایک بیٹی ہیں۔ ان کی یہ اہلیہ 1989ء میں وفات پا گئی ہیں۔ پھر ان کی دوسری شادی قادیان میں سعید احمد درویش مہار صاحب کی بیٹی سے ہوئی جن سے ان کے تین بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے (۔) قبول کس طرح کیا؟ اس کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن اپنی والدہ کے گھر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک سفید روشنی کندھے کے اوپر سے نکل کر کتابوں کی الماری کی طرف جاتی ہوئی نظر آئی جس میں سینکڑوں کتابیں ترتیب سے پڑی ہوئی تھیں۔ وہ روشنی ایک کتاب پر آ کر رُک گئی۔ آپ نے جب اٹھا کر اس کتاب کو دیکھا تو وہ جرمن ترجمہ قرآن کریم تھا۔ آپ قرآن کریم کو اپنے ہاتھوں میں لے کر پڑھنے لگے اور قرآن میں کچھ حصہ پڑھنے کے ساتھ ہی آپ کو یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کے ذریعے بول رہا ہے۔ اور یہ کتاب سچی ہے اور مجھے اسے قبول کر لینا چاہئے۔ چنانچہ (۔) قبول کرلیا۔ یہ خیال آتے ہی پھر اس کے بعد (بیت الذکر) کی تلاش شروع کر دی اور (بیت) نور کا ان کو پتہ لگ گیا۔ اس طرح جماعت سے رابطہ ہوا اور (مربی) سلسلہ مکرم مسعود جہلمی صاحب مرحوم سے تعلقات ہوئے۔ انہوں نے بڑی محبت و شفقت سے ان کو (۔) اور احمدیت کا تعارف کروایا۔ 1969ء میں یہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کا نام ہدایت اللہ رکھا۔ 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب فرینکفورٹ تشریف لے گئے تھے تو وہاں آپ کی حضور سے ملاقات ہوئی۔ امیر صاحب جرمنی بھی ان کے ذریعہ سے ہی احمدی ہوئے کیونکہ انہوں نے ان کو کافی (دعوت الی اللہ) کی۔ کیونکہ وہ حق کی تلاش میں قادیان میں گئے تھے اور وہاں یہ بھی جرمن تھے اس لئے انہوں نے ان کو ساتھ لے کر سارا قادیان پھرایا اور (۔) کی۔ ہمیشہ یہ مترجم کے طور پر اور خلفاء کے مترجم کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بڑے درویش صفت اور نیک اور مخلص انسان تھے۔ خدا پر توکل انتہا کا پہنچا ہوا تھا۔ یعنی ایسے تھے جو بعد میں آئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ توکل اور ایمان اور یقین اور وفا اور محبت اور اخلاص میں وہ بہتوں سے آگے بڑھ گئے۔ خلافتِ احمدیہ سے ان کو عشق تھا۔ وفا کا تعلق تھا۔ یعنی کسی بھی معاملے میں ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اگر ایم۔ ٹی۔ اے پر خطبہ وغیرہ آ رہا ہوتا یا کوئی پروگرام خلیفہ وقت کا آ رہا ہوتا تو فوری طور پر بچوں کو چپ کرا دیتے اور خاموشی سے سننے کے کہتے اور خود بھی سنتے۔ نمازوں میں انہماک انتہا کا تھا۔ تہجد گزار، نوافل پڑھنے والے۔ مجھے یاد ہے گزشتہ سال مَیں نے وہاں جرمنی میں ایک دن کی ایک شوریٰ بلائی تھی۔ جرمن زبان میں جماعت کی طرف سے ہی ایک رسالہ وہاں شائع ہوتا تھا لیکن اس میں کچھ ایسا مواد تھا جس سے بعض لوگوں کو تحفظات تھے۔ بہرحال اس میں اس بارے میں ڈسکشن ہو رہی تھی اور مجھے وہ تحفظات صحیح لگ رہے تھے۔ حالانکہ ہدایت اللہ صاحب کا اس رسالے میں بڑا رول تھا اور ان کی خواہش تھی اور ان کے کچھ ان کی بچیوں کے بھی مضامین بھی اس میں تھے۔ بعض دوسروں نے تو اس رسالہ کے حق میں بول کے اس کے مضامین کو Justify کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہدایت اللہ صاحب کھڑے ہوئے اور پہلی بات انہوں نے یہی کی کہ جن غلطیوں کی نشاندہی آپ کر رہے ہیں بالکل صحیح ہے اور مَیں اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں اور بہتر یہی ہے کہ اس پر غور کیا جائے۔ کوئی چوں چرا نہیں تھی کہ یہ ہونا چاہئے، وہ ہونا چاہئے۔ یا کسی بھی قسم کی تجویز نہیں دی کہ مَیں اب کیا کہتا ہوں۔ simple اعتراف تھا کہ ہمارے سے غلطی ہوئی ہے اور ہم معافی چاہتے ہیں۔ تو یہ ان کے اندر روح تھی۔ اس ایک سال میں بڑی عید وہاں کی تو خاص طور پر بڑا زور دے کے مجھے اپنے گھر بلایا اور پھر اپنے گھر کا ہر کمرہ دکھایا، اپنی لائبریری دکھائی اور سارا گھر تو خوش تھا ہی، ان کی جو خوشی تھی جو باقیوں سے ان کو ممتاز کر رہی تھی وہ دیکھنے والی تھی۔ خدمتِ دین کی اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جرمن زبان میں (۔) کے بارے میں کافی کتب لکھی ہیں۔ میڈیا کے ساتھ ان کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ سوال وجواب کی بہت ساری مختلف مجلسیں غیروں میں جا کے میڈیا پر کیا کرتے تھے۔ جماعت جرمنی کے پریس سیکرٹری کے طور پر بھی آپ کو لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ ایک صاحب علم شخصیت تھے اور ہر طرح سے کہنا چاہئے، جو بھی انسان میں، ایک مومن میں خصوصیات ہونی چاہئیں وہ ان میں پائی جاتی تھیں۔ ایم۔ ٹی۔ اے جرمن سٹوڈیو کے فعال رکن تھے اور جرمن پروگراموں کی یہ جان سمجھے جاتے تھے۔ جرمن زبان میں (۔) اور تربیتی لٹریچر کا ایک بڑا خزانہ انہوں نے جماعت جرمنی کے لئے چھوڑا ہے۔

جرمنی کے اخبارات اور متعدد ٹی وی چینلز پر (۔) اور احمدیت کا مؤقف بھرپور انداز میں پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اور جرمن زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی ان کو عبور تھا۔ جرمن اور انگلش دونوں میں نظمیں بھی لکھا کرتے تھے۔ جامعہ احمدیہ میں جرمن زبان آج کل پڑھا رہے تھے اور بڑی محنت سے یہ فریضہ انجام دے رہے تھے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ نظمیں لکھتے تھے۔ بڑے اچھے شاعر تھے۔ ان کی شاعری کی کتب بھی شائع ہوئی ہیں۔ تقاریر بھی جلسے پر کیا کرتے تھے۔ قرآنِ کریم سے انہیں بے انتہا محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بے انتہا اعتماد تھا۔ کسی مشکل یا پریشانی میں ایک ہی جواب ہوتا تھا کہ دعا کرو۔ نمازوں کی پنجوقتہ ادائیگی کے علاوہ نوافل اور تہجد کی طرف بھی التزام تھا۔ مالی قربانی کی طرف بھی توجہ رہتی تھی۔ ان کی بیٹی نے مجھے لکھا کہ کئی دفعہ کوئی مسئلہ ہوتا تھا تو ان کا پہلا جواب یہ ہوتا تھا کہ خلیفہ وقت کو دعا کے لئے خط لکھو اور خود دعاؤں میں جُت جاؤ۔ اس کا ایک ہی حل ہے۔

ان کی تصنیفات جو جماعت سے باہر کی تصنیفات ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی تعلیمات کے جرمن زبان میں دو ایڈیشن ہیں۔(۔) کے بارے میں ننانوے سوالات اور ان کے جوابات، اس کا بھی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ پھر ہے (۔) میں عورت کا مقام، یہ تیسری کتاب ہے اس میں کچھ سوالات اور ان کے جواب ہیں۔ اسی طرح (۔) میں ''جنت اور جہنم کا تصور'' ہے اور بھی بہت ساری کتابیں ہیں جو تقریباً بارہ کے قریب کتب ہیں جو انہوں نے مختلف مضامین پہ لکھیں اور جو ان کی احمدیت سے باہر شائع ہوئی ہیں۔ اور جماعتی طور پر جو ان کی کتب ہیں ان کی تعداد تقریباً چار ہے۔ اس کے علاوہ میگزین وغیرہ تھے، جن میں قادیان دارالامان اور پھر عورت کے کردار کے بارے میں کتاب تھی کہ (۔) میں عورت کا کردار۔ پھر (۔) نظموں کے مجموعے ہیں۔ باقاعدہ جماعتی میگزین میں ان کے مضامین ہوتے تھے۔ مختلف موضوعات پر کتابچے اور بروشر جو ہیں ان کی تعداد تقریباً ایک سو بیس ہے۔ ٹی وی پروگرام اور ٹاک شوز میں شامل ہوتے رہے۔ جرمنی کے ایک مشہور یہودی کا پروگرام تھا جس کا موضوع تھا ''(۔) کتنا خطرناک ہے؟'' اس میں شامل ہوئے اور (۔) کا دفاع کیا۔ پھر ان کا ایک ٹاک شو تھا ''کیا (۔) قبول کرنے والے انتہا پسند ہیں؟'' اس میں بھی انہوں نے بڑا کردار ادا کیا۔ غرض کہ کافی ٹی وی پروگرام ان کے تھے۔ قومی، بین الاقوامی سیاستدانوں اور اہم دانشوروں اور ادیبوں فنکاروں سے، صحافیوں سے آپ کے رابطے بھی تھے۔ (۔) کے ناقدین کے علاوہ اخباروں، رسالوں اور پبلشروں سے بھی رابطے رہتے تھے۔ جرمنی کے بڑے روزنامے "Die Welt" میں آپ کے مضامین چھپتے رہے۔

آپ کی وفات پر جرمنی کے سولہ اخبارات نے خبر دی ہے اور ان میں کئی بڑے قومی اخبارات شامل ہیں۔ بہت سے مضامین میں آپ کو (۔) ہونے والی سب سے مشہور شخصیت کے طور پر پیش کیا گیا۔ ہیسن صوبہ کے وزیر برائے مذہبی ہم آہنگی نے آپ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ (۔) اختیار کرنے والوں میں سب سے مشہور شخصیت تھے۔ فرینکفرٹ نیو پریس نے لکھا ہے کہ آپ ایک شاعر اور (مربی) تھے، ادب کے نوبیل انعام یافتہ گنٹر گراس (Gunter Grass) نے آپ کو 1960ء کی دہائی کے عظیم مصنفین میں شمار کیا ہے۔ آخری نظم جو آپ نے لکھی تھی اس میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ادب سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپؐ کی بدولت مجھے سچے اور پاک دین کو قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

آپ کی جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ایک اہلیہ ہیں اور آٹھ بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی نگہبان ہو۔ ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلائے۔ ایک دو بچیاں تو ہیں جو جماعت کی خدمات کر رہی ہیں۔ تمام بچے ان کی خواہش کے مطابق جماعت کے خادم بنیں اور وفا کا جو تعلق انہوں نے جماعت کے ساتھ اور خلافت کے ساتھ رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی اس میں بڑھاتا چلا جائے۔

اسی طرح میں جرمنی کے احمدیوں کو، نوجوان نسل کو بھی کہتا ہوں کہ جرمن ہونے کے باوجود انہوں نے اپنے احمدی (۔) ہونے کا ایک حق ادا کیا تو آپ لوگ بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور جرمنی میں اور یورپ میں جہاں بھی (۔) کے دفاع کی ضرورت ہے آگے بڑھیں، علم حاصل کریں اور سیکھیں اور ان کی زبان میں ان کو بیان کریں اور (۔) کا دفاع کریں۔ نہ صرف دفاع کریں بلکہ (۔) کی خوبیاں بیان کر کے (۔) کی برتری تمام مذاہب پر ثابت کریں۔

یہاں ایک وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں۔ ہدایت اللہ صاحب جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے لیکن بعض دفعہ کسی کے مقام کو بعض لوگ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ اس سے دوسروں کے ذہنوں میں بعض سوال اٹھنے لگ جاتے ہیں۔ یہ تأثر بھی بعض جگہ سے ملا ہے کہ منگل کے روز جو سورج گرہن ہوا تھا شاید سورج گرہن کا وہ وقت تھا اور ان کی وفات کا جو وقت تھا وہ ایک ہی تھا یا شاید اس سے سورج گرہن کی بھی کوئی نسبت ہو۔ اس قسم کی باتوں کی (۔) میں کوئی گنجائش نہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے ''حضرت مغیرہ بن شعبہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپؐ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کی وفات کے دن سورج کو گرہن لگا تو بہت سے لوگ کہنے لگے کہ سورج کو ابراہیم کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور دعائیں کرو۔

(بخاری کتاب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس)

تمہارا صرف یہ کام ہے۔ پس کبھی گرہن دیکھیں تو یہ اصل طریق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نمازِ کسوف و خسوف پڑھی جائے۔ گرہن کی نماز پڑھی جائے۔

دنیا میں اس دن اور بھی بہت سارے لوگ فوت ہوئے ہوں گے، پیدا بھی ہوئے ہوں گے اور ہر ایک نے کسی نہ کسی کو کوئی نہ کوئی مقام دیا ہوتا ہے۔ پھر تو ہر ایک جو بھی ان کے اپنے قریبی ہیں، پیارے ہیں، ان کے بارے میں یہی کہیں گے کہ چاند گرہن، سورج گرہن جو لگا ہے وہ اس وجہ سے لگا ہے کہ فلاں کی وفات ہوئی ہے یا فلاں پیدا ہوا ہے۔ اس سے غلط قسم کی بدعات راہ پاتی ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو ہمیشہ ان سے بچنا چاہئے۔ صرف وہ کریں جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔

اس کے علاوہ میں دعا کی ایک تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں۔ کل مردان میں مخالفین احمدیت نے پھر ہمارے بعض احمدیوں پر فائرنگ کی جس کی وجہ سے ہمارے ایک نوجوان میاں وجیہ احمد نعمان جو میاں بشیر احمد صاحب مردان کے بیٹے ہیں۔ پچیس سال ان کی عمر ہے۔ ان کے کولہے پر گولی لگی ہے۔ زخمی ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دشمنوں کو بھی کیفرِ کردار تک پہنچائے۔

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے
☆ ششماہی =/1050 روپے
☆ سہ ماہی =/525 روپے
☆ خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/130 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

19 فروری 2011

12-35 am	یسرنا القرآن
1-05 am	فقہی مسائل
1-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء
2-45 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
3-20 am	راہ ھدیٰ
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت
5-45 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-20 am	لقاء مع العرب
7-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
7-55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء
9-05 am	زندہ لوگ
9-25 am	راہ ھدیٰ
11-05 am	تلاوت اور درس حدیث
11-25 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	زندہ لوگ
12-15 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2010ء
1-15 pm	سوال و جواب
2-40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء
3-50 pm	یسرنا القرآن
4-15 pm	انڈونیشین سروس
5-20 pm	تلاوت
5-35 pm	زندہ لوگ
5-50 pm	انتخاب سخن Live
6-40 pm	بنگلہ سروس
7-45 pm	گلشن وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	راہ ھدیٰ Live
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے۔عالمی خبریں
11-25 pm	گلشن وقف نو
11-35 pm	عربی سروس

تعطیل

مورخہ 16 فروری 2011ء کو میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام وایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

کوٹھی برائے فروخت

کوٹھی واقع دارالصدر مین روڈ 60 فٹ پر رقبہ 1 کنال تین اطراف سے تعمیر شدہ گھروں میں گھری ہوئی۔ خوبصورت لوکیشن مع نہایت خوبصورت فرنٹ لان دومنزلہ نئی تعمیر شدہ 6 بیڈروم مع اٹیچڈ باتھ دو بڑے ٹی وی لاؤنج، ڈرائنگ، ڈائننگ، امریکن کچن، Open Patio اوپر نیچے کشادہ صحن بڑی کار پارکنگ بیرونی باتھ کے ساتھ میٹھا پانی کا کنکشن، نیٹ، فون، گیس،

الیکٹرک سٹی کے دو میٹر کی سہولتوں کے ساتھ

رابطہ: 0321-7712480

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

مہر موٹرز

مہر موٹرز نئی اور پرانی موٹر سائیکل کی خرید وفروخت

اڈا احمد نگر سرگودھا روڈ نزد ربوہ

0333-9799497,0300-8104648

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.

دنیا بھر میں رقم بھجوائیں

Send Money all over the world

Demand Draft & T.T for Education

Medical Immigration Personal use

دنیا بھر سے رقم منگوائیں

Receive Money from all over the world

فارن کرنسی ایکسچینج

Exchange of foreign Currency

MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE

Rabwah Branch

Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah

Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

KOHINOOR STEEL TRADERS

166 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils

Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

Tel:37630055-37650490-91 Fax:37630088

Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

ربوہ آئی کلینک

اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک

برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414

047-6211707-0301-7972878

البشیر پیچ اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ

جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148

فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

دلہن جیولرز

Tel: 042-36684032

Mobile: 0300-4742974

Mobile: 0300-9491442

طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد

Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

بانی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجئے

E-mail:bilal@cpp.uk.net

بلڈنگ کنسٹرکشن

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ

سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیرنگرانی لاہور میں اپنے گھر/پلازہ/ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔

رابطہ: کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصراللہ خان

0300-4155689, 0300-8420143

سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور

042-35821426,35803602,35923961

Dawlance Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ

047-6214458

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔فروری

طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:56

راحت جان

تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ NASIR

Ph:047-6212434

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299

اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ

ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت

وزٹ ویزہ اور امیگرینٹ ویزہ کی معلومات اور فارم پر کروانے کی سہولت

TeL:047-6214000,Fax:047-6215000

Mob:0333-6524952

E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

داخلہ نرسری کلاسز 2011ء

الصادق اکیڈمی میں نرسری کلاسز کا داخلہ 15 فروری 2011ء سے شروع ہوگا جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔

جونیئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر 31 مارچ 2011ء تک اڑھائی سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہونی چاہئے۔

داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ یا "ب" فارم کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی لگائیں۔ نیز داخلہ فارم پر بچے کی ایک تصویر (بلیو بیک گراؤنڈ کے ساتھ) لگائیں۔

داخلہ فارم الصادق اکیڈمی مین آفس دارالرحمت شرقی الف سے مفت دستیاب ہوں گے۔

چھٹی کلاس کیلئے طلباء وطالبات کا داخلہ ٹیسٹ الصادق اکیڈمی گرلز سکول شکور پارک میں 20،19 فروری بروز ہفتہ اتوار صبح 9:30 بجے ہوگا۔ ٹیسٹ انگلش، اردو اور حساب کے مضامین کا ہوگا۔

مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ

047-6214434,6211637

FD-10

خوشخبری

مکمل ڈش مع ریسیور 4000/- روپے میں لگوائیں

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویواوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس

PH:042-7223347,7239347,7354873

Mob:0300-4292348,0300-9403614

1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور